97.1

رادھا کرشنا مائی جو ایک بڑے اونچے خاندان کی بہو تھی بابا کے آشرم کی صفائی کر رہی ہیں۔

بھگت کو جو 'ہسٹھ یوگ'' کر رہا ہو تا یوگ ترک کر کے خاموشی سے انتظار کرنے کی تلقین کرتے۔ ہدایت دینے کے لیے بابا کو کون کون سے طریقے استعمال کرتے ان سب کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ انھوں نے روزمرہ کی زندگی کے برتاؤ کے سلسلے میں اپنے اعمال سے مثالیں قائم کیں جن میں سے ایک نیچے بیان کی جارہی ہے۔

مزدور کی اجرت

ایک دن دوپہر کے وقت بابا نے رادھا کرشنامائی کے گھر کے پاس آکر کہا "میرے لیے سیڑھی لاؤ" کچھ لوگوں نے سیڑھی لائی بابا اس کے ذریعے وامن گوند کر کے گھر کی چھت پر چڑھ گئے۔ پھر رادھا کرشنامائی کی چھت سے گزرتے ہوئے دوسرے کونے سے نیچے اترے۔ بابا کا مقصد یہ سب کرنے سے کیا تھا؟ کسی کو معلوم نہ تھا۔ رادھا کرشنا مائی اس وقت ملیریا کے بخار میں سردی سے کانپ رہی تھی۔ ہو سکتا ہے وہ اسے بخار سے نجات دلانے کے لیے وہاں گئے ہوں۔ نیچے اترنے کے فوراً بعد بابا نے سیڑھی لانے والوں کو دو روپے دیے۔ کسی نے ہمت کر کے بابا سے یہ دریافت کیا کہ انھوں نے اتنے سے کام کے لیے اتنے پیسے کیوں دیے۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ کسی کو بھی کسی سے محنت مفت نہیں لینی چاہیے۔ مزدور کو اس کی محنت کی اجرت فوراً اور فراخدلی سے دی جانی چاہیے۔ اگر بابا کے اصول کی پیروی کرتے ہوئے مزدوروں کو ان کی اجرت فوراً دی جاتی رہے تو ایک طرف تو وہ زیادہ سے زیادہ محنت کریں گے جس سے مزدوروں اور ان کے مالکوں کو زیادہ فائدہ ہوگا اور دوسری طرف ہڑتالوں اور تالابندیوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ نہ مزدوروں اور ان کے مالکوں کے درمیان نفرت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ رادھا کرشن مائی نے کسی مزدور کی اجرت نہیں دی تھی۔ تب سے وہ ہر روز بابا کے آشرم کی صفائی کرتی رہی اور اُس نے بیماری سے نجات پائی۔

نے اس شکل میں جنم لیا تھا اور اگر کوئی بھگت خود کو کلیتاً ان کے تئیں وقف کرتے ہوئے دن اور رات ان کے دھیان یا عبادت میں لگا رہتا تو اسے ان سے اسی طرح مکمل وصال حاصل ہوتا جس طرح کھانڈ اور مٹھاس، سمندر اور لہروں اور آنکھ اور اس کی چمک کے درمیان اتصال ہوتا ہے۔ جو پیدا ہونے اور مرنے کے چکر سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اپنے من کو شانت اور پرسکون رکھتے ہوئے صحیح زندگی گزارنی چاہیئے اسے ایسے سخت الفاظ یا لب و لہجے میں بات نہ کرنی چاہیئے جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے۔ اسے ہمیشہ اچھے اعمال کرنے چاہیئے اپنے فرائض پورے کرنے چاہئیں اور اپنے دل اور روح کو خدا کے تئیں وقف کر دینا چاہیئے۔ اسے پھر کسی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ جو خدا پر یقین رکھتا ہے اس کے کرشمے سنتا اور دیکھتا ہے اور ان کے سوائے کسی اور شے کے بارے میں نہیں سوچتا اس کا خود کو پالینا یقینی ہے۔ باباکئی لوگوں کو اس کا نام جپنے اور خود و اس کے تئیں وقف کر دینے کے لیے کہتے رہے لیکن جو لوگ یہ جاننے کی کوشش کرتے کہ وہ کون ہیں ان کو وہ مطالعے اور گیان دھیان کی ہدایت کرتے، کچھ کو وہ خدا کا نام جپنے کی تلقین کرتے، دوسروں کو اس کی لیلاؤں کا ذکر سننے کی، کچھ کو اس کے قدموں کی پوجا کرنے کی، کچھ کو رامائن، گیانیشوری اور دوسری مقدس کتابوں کا پاٹھ کرنے کی۔ کچھ کو وہ اس کے قدموں کے پاس بٹھاتے، کچھ کو کھنڈوبا مندر بھیجتے اور کچھ کو بھگوان وشنو کے ہزار ناموں کا جاپ کرنے کے لیے کہتے۔ کچھ کو گیتا اور چھاندوگیہ اپنشد کا مطالعہ کرنے کی تلقین کرتے۔ بابا کی ہدایات کے لیے کوئی پابندی یا ان کی کوئی حد مقرر نہیں تھی۔ کسی کو وہ خود ظاہر ہو کر ہدایت دیتے۔ کسی کو خواب میں نمودار ہو کر۔ ایک بار ایک شراب پینے والے کے خواب میں نمودار ہو کر اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور اس وقت تک اس کو دباتے رہے جب تک کہ اس نے شراب کو ترک کر دینے کا وعدہ نہیں کیا۔ کچھ کو وہ گورو برہما کی طرح خواب میں نمودار ہو کر کسی منتر کی وضاحت کرتے۔ کسی

مٹی، پانی اور صابن وغیرہ سے۔ لیکن اسکینڈل بنانے والے کا بالکل اپنا ہی طریقہ ہے۔ وہ دوسروں کی کمزوریاں زبان سے صاف کرتا ہے۔ چنانچہ وہ جس کی برائی کرتا ہے اسے ایک طرح سے پاک کرتا ہے اس طرح اس کا شکریہ ادا کیا جانا چاہیے۔ اسکینڈل بنانے والے کو درست کرنے کا بابا کا اپنا الگ طریقہ تھا۔ اسے یہ معلوم رہتا تھا کہ برائی کرنے والے نے کیا کیا ہے۔ چنانچہ دوپہر کے وقت جب ان کی اس برائی کرنے والے سے لینڈی باغ کے پاس ملاقات ہوتی تو وہ اشارہ کرتے ہوئے ایک سور کی طرف متوجہ کرتے جو گندگی کھا رہا ہوتا۔ پھر وہ اس سے کہتے: دیکھو کس مزے سے گندگی کھا رہا ہے۔ تمہارا کردار بھی ایسا ہی ہے۔ تم بھی اپنے بھائیوں کی برائی جی بھر کے کرتے ہو۔ بہت سے نیک کام کرنے کے بعد تمہیں انسان کا جنم ملا ہے اور اگر تم ایسا ہی کرتے رہے تو کیا شرڈی گاؤں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہے۔" اس سے بھگت کو سبق مل جاتا اور وہ نیک انسان بن کر وہاں سے جاتا۔

اس طرح بابا کو جب بھی ضرورت محسوس ہوتی اپدیش دیتے رہے۔ اگر تم ان ہدایات کو ذہن میں رکھ کر ان پر عمل کرتے رہو تو روحانی منزل کو حاصل کرنا دور نہیں ہے۔ ایک کہاوت ہے کہ اگر خدا میرے ساتھ ہے تو وہ مجھے چارپائی پر بیٹھے ہوئے بھی کھانا دے گا اور میری ضروریاتِ زندگی پوری کرے گا۔ یہ کہاوت صرف کھانے پینے کے سلسلے میں ہی سچ لگ سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی صرف بیٹھا رہے اور خدا کو یاد نہ کرے یا کچھ بھی نہ کرے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ خود کو پانے کے لیے انسان کو سخت محنت او ریاضت کرنا پڑتی ہے۔ وہ جتنی کوشش کرتا ہے اتنی ہی اس کے لیے بہتر ہوتی ہے۔

بابا کہتے تھے کہ وہ ہر جگہ موجود ہیں چاہے وہ زمین ہے، ہوا ہے، خلا ہے، روشنی و آسمان ہے۔ انھیں کسی ایک جگہ قید نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ان لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی جو ان کے جسم کو صرف پانچ فٹ لمبا تصور کرتے تھے۔ انھوں

جب وہ دیکشت واڈا اور بوٹی واڈ کے قریب سے گزر رہا تھا تو اسے ایک بہت ہی سریلا گانا سنائی دیا جو بابا کے سامنے اورنگ آباد کا ایک گایک گا رہا تھا۔ یہ گانا ایکناتھ کا بھجن:۔ "گورو کرپا نجن پایئو میرے بھائی" تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ بھگت نے گورو کی شان کی شکل میں ایک ایسا سرمایہ پایا ہے جس نے اس کی نظر کھول دی ہے اور اس نے بھگوان رام کو خواب میں بھی اور جاگتے ہوئے بھی ہر جگہ دیکھا ہے۔" اور بھی بہت سے بھجن تھے پر بابا کے اس بھگت نے صرف یہی بھجن کیوں چنا تھا۔ کیا یہ ایک عجیب و غریب حسنِ اتفاق نہیں تھا کہ بابا نے یہ ہیماڈپنت کی حوصلہ افزائی کے لیے کیا تھا تاکہ وہ سارا دن لگاتار رام نام جپتا رہے۔

سبھی سنت اس بات پر زور دیتے ہیں کہ رام کا نام جپنے سے بھگتوں کی تمنائیں پوری ہوتی ہیں اور انھیں سب تباہیوں سے بچنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اپدیش میں تنوع اور تہمت لگانے والے کی مذمت

سائی بابا کو اپدیش دینے کے لیے کسی خاص جگہ یا وقت کے تعین کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ جب بھی کوئی ایسا موقع پیدا ہو جاتا تو وہ آزادانہ طور پر اپدیش دیتے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک بھگت نے دوسرے کی غیر حاضری میں یعنی اس کے پیٹھ پیچھے لوگوں کے سامنے اس کی برائی کی۔ اس نے اپنے بھائی کی خوبیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس کی خامیوں پر طنز کے اس قدر تیر برسائے کہ سننے والوں کو بہت مایوسی ہوئی۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں کو غیر ضروری طور پر دوسروں کے بارے میں سازشیں کرنے اور اسکنڈل کھڑے کرنے کی بری عادت ہوتی ہے۔ اس سے نفرت اور دشمنی پھیلتی ہے۔ سنت لوگ اس طرح کے اسکنڈلوں کو دوسری ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گندگی کو صاف کرنے کے بہت سے طریقے ہیں یعنی

اور جب تک یہ احساس ختم نہیں کیا جاتا وصال یا ہم آہنگی ممکن نہیں ہے۔ خدا ہی واحد مالک ہے۔ کوئی دوسرا ہمارا محافظ نہیں ہے۔ اس کے کام کرنے کا طریقہ غیر معمولی، نہایت اہم اور سمجھ سے باہر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور وہی ہمیں راستہ دکھاتا ہے اور ہمارے دل کی تمنائیں پوری کرتا ہے۔ یہ پچھلے جنم کے تعلقات کی وجہ سے ہی ہے کہ ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ آؤ ہم ایک دوسرے کی خدمت کر کے خوشی حاصل کریں جو زندگی کا اعلا مقصد حاصل کرتا ہے وہ خوشی اور حیاتِ دوام حاصل کر لیتا ہے باقی اور محض وجود رکھتے ہیں اور اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک وہ سانس لیتے ہیں۔

اچھے خیالات کو پھل تک پہنچانے کے لیے حوصلہ افزائی

یہ بڑی دلچسپ اور قابلِ توجہ بات ہے کہ سائی بابا کس طرح اچھے خیالات کی حوصلہ افزائی کرتے تھے اور ان کی ترغیب دیتے تھے۔ تمہیں اپنے آپ کو پوری طرح محبت اور یکسوئی سے بھگوان کے حوالے کرنا ہے۔ تم دیکھو گے کہ وہ کس طرح کبھی کبھی بہت سی باتوں میں تمہاری مدد کرتا ہے۔ کسی سنت نے کہا ہے کہ اگر آپ کو سویرے جاگتے وقت کوئی اچھا خیال آئے اور دن کے وقت اگر آپ اسی خیال پر غور وخوض کریں تو آپ کی عقل کھل جائے گی اور من کو شانتی ملے گی۔ ہیماڈ پنت اس پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ ایک بدھ وار کی رات کو سونے سے پہلے اس نے سوچا کل گورو وار (جمعرات) ہے جو بہت ہی نیک شگون کا دن ہے اور یہ جگہ یعنی شرڈی بھی اسی طرح مقدس مقام ہے۔ میں کل سارا دن رام کا نام جپنے میں صرف کروں گا۔ اس کے بعد وہ سو گیا۔

اگلے روز جب وہ نیند سے جاگا تو اسے بغیر کسی کوشش کے رام کا نام یاد آ گیا۔ اس سے اسے بہت خوشی ہوئی۔ چنانچہ صبح کے فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ پھول لے کر بابا کے پاس گیا۔

طرح میٹھی ہو گی۔ تمہاری ساری خواہشات پوری ہوں گی اور تم خوش ہو جاؤ گے۔ ہیماڈ پنت نے بابا کے سامنے جھکتے ہوئے گزارش کی: اس طرح مجھ پر کرم کرتے رہیں۔ مجھے آشیر واد دیتے رہیں اور میری حفاظت کریں۔ بابا نے جواب دیا: اس کہانی کو سنو، اس کے بارے میں غور وخوض کرو اور اس کی روح کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ تب تم ہمیشہ خدا کے بارے میں غور وخوض کرنا یاد رکھو گے جو تمہیں اپنے درشن سے نوازے گا۔

بابا کی نصیحت ہمارے برتاؤ کے بارے میں

بابا کے مندرجہ ذیل الفاظ بہت ہی اہم ہیں۔ اگر انھیں یاد رکھتے ہوئے ان پر عمل کیا جائے تو ان سے فائدہ ہو گا۔

(1) جب تک کوئی تعلق یا رشتہ نہ ہو کوئی شخص کہیں نہیں جاتا۔ اگر کوئی انسان یا جاندار تمہارے پاس آتے ہیں تو انھیں دھتکارنے کے بجائے ان کا استقبال کرتے ہوئے ان سے بہتر برتاؤ کرنا چاہیے اور ان سے عزت سے پیش آنا چاہیے۔ اگر تم پیاسے کو پانی، بھوکے کو کھانا اور ننگے کو کپڑا دیتے ہو اور اپنے مکان کا برآمدہ بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے اجنبیوں کو دیتے ہو تو اس سے خدا تم سے خوش ہو گا۔ اگر کوئی تم سے پیسے مانگتا ہے اور تم اسے دینا نہیں چاہتے تو نہ دو پر اس پر کتے کی طرح نہ بھونکو۔ اگر کوئی تمہارے خلاف سینکڑوں باتیں کرتا ہے تو اسے کرنے دو پر تم اس کو کوئی کڑوا جواب دے کر غصے کا اظہار نہ کرو۔ اگر تم یہ باتیں ہمیشہ برداشت کرو گے تو تمہیں خوشی حاصل ہو گی۔ دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جائے یا اتھل پتھل ہو جائے پر تم جہاں کھڑے ہو وہیں کھڑے رہو۔ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو۔ فرق کی اس دیوار کو ڈھا دو جو تمہیں مجھ سے جدا کرتی ہے۔ تب ہمارے ملاپ کی راہ صاف اور ہموار ہو جائے گی۔ فرق کا احساس جیسے کہ میں اور تم یہ ایک ایسی رکاوٹ ہے جو بھگت کو اس کے گورو سے دور رکھتی ہے۔

سچی شانتی مل گئی ہے اور صحیح راستہ بھی نظر آگیا ہے۔

تب بابا نے اس طرح کہا: یاد رکھو میرا طریقہ بالکل مختلف ہے۔ اس کہانی کو اچھی طرح یاد رکھو۔ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ اپنے آپ کو جاننے کے لیے غور و فکر کرنا یا دھیان کرنا ضروری ہے۔ اگر تم اس پر مسلسل عمل کرو تو خیالات کی تشفی ہو گی۔ خواہشات سے نجات حاصل کرنے کے لیے خدا کی طرف دھیان لگانا ضروری ہے۔ جو ہر شے میں موجود ہے اور جب من توجہ سے دھیان لگاتا ہے تو منزل آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے۔ میری ساخت سے عاری فطرت کے بارے میں دھیان لگاؤ جو مجسم علم شعور اور روحانی مسرت یا آنند ہے۔ اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو سر سے لے کر پاؤں تک میرے جسم کے بارے میں غور و خوض کرو جس کو تم یہاں دن رات دیکھتے ہو۔ تم جیسے جیسے یہ کرو گے تو تمہارے خیالات ایک نقطے پر مرکوز ہو جائیں گے۔ تو غور و خوض کرنے والے، غور و خوض کے عمل اور جس کے بارے میں غور و خوض کیا جا رہا ہے سب کے درمیان فرق مٹ جائے گا اور غور و خوض کرنے والا شعور میں تحلیل ہو کر برہم سے مل جائے گا۔ کچھوے کی ماں دریا کے ایک کنارے پر ہو اور اس کے بچے دوسرے کنارے پر۔ وہ انھیں نہ تو دودھ دیتی ہے نہ گرمی۔ اس کی صرف نظر ان بچوں کے لیے امرت کی پھوار ہے جو زندہ رہنے اور خوشی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ گورو اور بھگت کے درمیان یہی رشتہ ہے۔

بابا کے ان الفاظ کے ساتھ ہی آرتی ختم ہو گئی اور سب نے مل کر یہ نعرہ بلند کیا ہمارے ست گورو سائی مہاراج کی جے ہو، جو وجود (ست)، علم (چت) اور آنند ہیں۔ آرتی کی رسم ادا کرنے کے بعد سب میں پرشاد تقسیم کیا گیا۔ بابا صاحب جوگ نے آگے بڑھ کر بابا کے ہاتھ میں مٹھی بھر کے گڑ رکھ دیا۔ بابا نے یہ سارا پرشاد ہیماڈ پنت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا" اگر تم اس کہانی کو یاد رکھ لو گے تو تمہاری حالت اس گڑ کی

کے گلے سے ایک لفظ بھی نہ نکلا اس کی اس حالت کو دیکھ کر شاما نے اس سے کہا۔
"کیا بات ہے تم خاموش ہو۔ میں تمہیں بابا کی اور کتنی لیلاؤں کی کہانی سناؤں؟"
عین اس وقت مسجد سے گھنٹی کی آواز آنے لگی جس کا مطلب تھا کہ دوپہر کی آرتی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ ہیماڈ پنت اور شیاما دونوں اُسی طرف جلدی سے روانہ ہو گئے۔ باپو صاحب جوگ نے ابھی ابھی پوجا شروع کی تھی۔ خواتین اوپر مسجد میں اور مرد نیچے کھلے احاطے میں کھڑے تھے اور وہ سب ڈھول کے تال پر اونچی آواز میں آرتی گا رہے تھے۔ شیاما ہیماڈ پنت کو کھینچتے ہوئے اوپر چڑھ گیا۔ وہ بابا کے دائیں طرف اور ہیماڈ پنت بابا کے سامنے بیٹھ گئے۔ انھیں دیکھتے ہوئے بابا نے ہیماڈ پنت کو دکشنا دینے کے لیے کہا۔ اس نے جواب میں کہا کہ شاما نے روپے کی جگہ صرف نمسکار دیا تھا اور وہ خود ان کے پاس موجود تھا۔ بابا نے پھر کہا خیر اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم دونوں نے وہاں بیٹھ کر گپ شپ کی اور اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے تو مجھے وہ سب کچھ بتاؤ جس کے بارے میں تم نے بات چیت کی۔ ہیماڈ پنت بابا کو وہ سب کچھ سنانے کے لیے بے تاب تھا۔ بابا بھی ایسا ہی محسوس کر رہے تھے چنانچہ انھوں نے وہ شہتیر جس پر وہ بیٹھے تھے چھوڑ دی اور آگے کی طرف جھک گئے۔ ہیماڈ پنت نے وہ سب کچھ بابا کو کہہ سنایا جو اس نے شاما سے سنا تھا۔ خصوصاً اس بوڑھی عورت کی کہانی بہت ہی اچھی تھی جسے سن کر اس نے سوچا کہ بابا کی لیلا بیان سے باہر تھی اور اس کہانی کے پردے میں دراصل بابا نے اسے آشیر واد دیا تھا۔ بابا نے تب اس سے پوچھا یہ کہانی بہت ہی اچھی ہے پر تمہیں کس طرح آشیر واد ملا میں تم سے یہ ساری بات تفصیل سے سننا چاہتا ہوں۔ تب ہیماڈ پنت نے وہ ساری کہانی دوہرا دی جسے اس نے تھوڑی دیر پہلے سنا تھا اور جس نے اس کے دل پر کبھی نہ ختم ہونے والا اثر ڈالا تھا۔ یہ سن کر بابا کو بڑی خوشی ہوئی اور انھوں نے اس سے پھر پوچھا۔ تم نے کہانی کا مفہوم پا لیا؟ اس نے کہا ہاں بابا میرے من کی پریشانی ختم ہو گئی ہے۔ مجھے

بچاتا ہے اور خوف کو ختم کرتے ہوئے تمہیں کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے۔ صبر خوبیوں کی کان ہے اور اچھے خیالات کی داشتہ ہے۔ اعتقاد اور صبر دو جڑواں بہنوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے سے بہت پیار کرتی ہیں۔

میرے گورو نے مجھ سے کبھی کوئی اور چیز نہ چاہی۔ اس نے مجھے کبھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ ہر وقت میری حفاظت کی۔ میں اس کے ساتھ ہی رہتا تھا لیکن کبھی کبھی اس سے دور بھی چلا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میں نے کبھی اس کی محبت کی کمی محسوس نہیں کی۔ اس نے ہمیشہ اپنی نظر کرم کی مدد سے میری حفاظت کی۔ جس طرح ایک کچھوا اپنے بچوں کو غذا فراہم کرتا ہے چاہے وہ قریب ہوں یا دور۔ اوماں! میرے گورو نے کبھی مجھے کوئی منتر نہیں سکھایا۔ اب میں کس طرح تمہارے کان میں کوئی منتر پھونک سکتا ہوں۔ بس اتنا یاد رکھو کہ گورو ایک کچھوے کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی محبت بھری نظریں ہمیں خوشی بخشتی ہیں۔ کسی سے بھی کوئی منتر یا اپدیش حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ مجھے اپنے اعمال اور خیالات کا واحد موضوع بناؤ اور تمہیں وہ روحانی منزل حاصل ہو جائے گی۔ میری طرف پوری توجہ سے دیکھو اور میں بھی اس مسجد میں بیٹھے ہوئے اس طرح تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں اور سچ کے بغیر اور کچھ نہیں کہتا نہ تو سادھنا اور نہ چھے شاستروں میں مہارت کی ضرورت ہے۔ اپنے گورو پر بھروسا اور اعتقاد رکھو۔ اس بات پر پوری طرح یقین رکھو کہ گورو واحد اداکار یا کام کرنے والا ہے۔ وہ انسان بہت خوش نصیب ہے جو اپنے بزرگوں کی عظمت سے واقف ہے اور اسے ہری یعنی وشنو سمجھتا ہے۔

یہ باتیں سن کر بوڑھی عورت کو اطمینان ہو گیا اور اس نے برت توڑ دیا۔ اس کہانی کو پوری توجہ سے سن کر اور اس کی اہمیت کا احساس کر کے ہیماڈ پنت بہت حیران ہوا۔ بابا کی اس لیلا کو دیکھ کو وہ سر سے پاؤں تک اثر میں ڈوب گیا۔ بے انتہا خوشی کے مارے اس

اپنی کہانی سناتا ہوں۔ جس کو اگر تم دھیان اور توجہ سے سنو گی تو تمہیں فائدہ ہوگا۔ میرا ایک گورو تھا جو بہت بڑا مہاتما اور رحم دل تھا۔ میں نے اس کی بہت عرصے تک خدمت کی لیکن اس کے باوجود اس نے میرے کان میں کوئی منتر نہیں پھونکا۔ میری یہ دلی خواہش تھی کہ میں اس کی خدمت کروں اور کبھی اس کو چھوڑ کر نہ جاؤں اور اس طرح سے ہدایت حاصل کروں۔ لیکن اس کا کام کرنے کا اپنا طریقہ تھا۔ اس نے سب سے پہلے میرا سر منڈ وایا اور پھر مجھ سے دو پیسے دکشنا کے طور پر طلب کیے۔ تم اگر یہ پوچھو کہ جب میرا گورو مکمل تھا تو اسے پھر پیسوں کی کیا ضرورت تھی۔ اس صورت میں اسے خواہشات سے عاری کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُسے کبھی روپے پیسے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ انھیں لے کر وہ کیا کرتا۔ دو پیسوں سے اس کی مراد (1) اعتقاد یعنی شردھا (2) صَبری یعنی برداشت کا مادہ تھا۔ میں نے یہ دونوں چیزیں اسے دے دیں جنھیں لے کر وہ بہت خوش ہوا۔

میں گورو کے ساتھ بارہ سال تک رہا۔ اس نے میری پرورش کی۔ وہاں خوراک اور کپڑے کی کوئی کمی نہیں تھی۔ وہ محبت سے بھرا ہوا تھا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ وہ مجسم محبت تھا تو بے جا نہ ہوگا۔ میں اسے کس طرح بیان کروں وہ مجھے سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ اس طرح کے گورو بہت کم ملتے ہیں۔ میں جب بھی ان کو دیکھتا وہ بڑے گہرے دھیان میں لگے ہوتے۔ تب ہم دونوں الوہی سکون سے ہم کنار ہوتے۔ رات دن میں بھوکا پیاسا انھیں دیکھتا رہتا۔ اس کے بغیر میں پریشان ہو جاتا۔ میرے پاس غور وخوض کے لیے کوئی دوسرا موضوع نہیں تھا۔ وہ میری واحد پناہ گاہ تھا۔ میرا من ہر وقت اس پر مرکوز رہتا۔ دکشنا کا ایک پیسا شردھا تھی اور دوسرا صبر یا برداشت کا مادہ۔ میں بہت عرصے تک گورو کی خدمت کرتا رہا۔ یہی صبر تم کو دنیاوی سمندر سے پار اتار دے گا۔ یہ صبر ہی مرد کی مردانگی ہے۔ یہ گناہوں اور مصائب کو دور کرتا ہے۔ تباہیوں سے

بھگتوں سے کس حد تک محبت اور مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔ ان سب کہانیوں کو سنتے ہوئے ہیماڈ پنت کو خوشی محسوس ہونے لگی تب شیاما نے حسبِ ذیل کہانی بیان کرنا شروع کی:۔

شریمتی رادھابائی دیش مکھ

ایک بوڑھی عورت تھی۔ جس کا نام رادھا بائی تھا وہ کھاشا بادیش مکھ کی ماں تھی۔ بابا کی شہرت سن کر وہ سنگم نیر کے لوگوں کے ساتھ بابا کے پاس آئی۔ وہ بابا کے درشن کر کے خاصی مطمئن ہو گئی۔ وہ بابا سے بہت پیار کرنے لگی اور اس نے اپنے دل میں یہ طے کر لیا کہ وہ بابا کو اپنا گورو بنائے گی اور ان سے کچھ اپدیش لے گی۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ جب تک بابا اسے کو اپدیش نہیں دیں گے وہ مرن برت رکھے گی۔ اس نے اپنے گھر میں رہتے ہوئے تین دن تک کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ اس عورت کی حالت دیکھ کر میں گھبرا گیا اور میں نے بابا کو اس کی حالت سے آگاہ کر دیا۔ میں نے ان سے کہا۔

"دیو!! یہ آپ نے کیا کرنا شروع کر دیا ہے؟ آپ کتنے لوگوں کو یہاں کھینچ لاتے ہو؟ آپ اس بوڑھی خاتون کو جانتے ہو؟ وہ بہت ضدی عورت ہے اور کلیتاً آپ پر دار و مدار رکھتی ہے۔ اس نے مرن برت رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ اسے قبول نہیں کرتے یا ہدایت نہیں دیتے اگر اس کے ساتھ کچھ برا ہو جاتا ہے تو لوگ آپ پر الزام دھریں گے۔ اس لیے اس پر رحم کھاؤ اور اسے آشیر واد دیتے ہوئے ہدایت دو" اس عورت کے ارادے کو دیکھتے ہوئے بابا نے اسے بلایا اور یہ کہتے ہوئے اس کے دل کی سوچ ہی کو بدل دیا۔:۔

"او ماں تم کاہے کے لیے خود کو عذاب دے دے کر مار رہی ہو۔ تم تو سچ مچ میری ماں ہو اور میں تمہارا بچہ ہوں۔ مجھ پر رحم کھاتے ہوئے میری باتیں سنو۔ میں تمہیں

نے جواب میں کہا چلو آپ کے پندرہ سلام قبول ہوئے۔ آؤاب کچھ دیر بیٹھ کر گپ شپ کرلیں۔ مجھے بابا کے بارے میں کچھ باتیں بتاؤ تاکہ ان سے ہمیں اپنے گناہوں سے نجات ملے۔ پھر کچھ دیر کے لیے بیٹھ جاؤ۔ شاما نے اس سے کہا۔ اس بابا کی باتیں عجیب و غریب ہیں۔ تمہیں یہ باتیں سب معلوم ہیں۔ میں تو ایک اجڈ دیہاتی ہوں جب کہ تم پڑھے لکھے روشن دماغ شہری ہو۔ جب سے تم یہاں آئے ہو تم نے پہلے ہی بابا کے کچھ کرشمے دیکھے ہیں۔ میں تمہارے سامنے انھیں کس طرح بیان کروں؟ بہر حال تم یہ پان وغیرہ لو جب تک میں اندر جاکر کپڑے وغیرہ پہن کر تیار ہو کے آتا ہوں۔

کچھ منٹوں کے بعد شاما تیار ہو کر باہر آگیا اور بیٹھ کر ہیماڈ پنت سے باتیں کرنے لگا۔ بابا کے کرشموں کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ اس کے کرشمے لامحدود ہیں۔ انھیں کون دیکھ سکتا ہے۔ ہم جاہل اس کے بارے میں کیا جانیں کہ بابا خود کہانیاں کیوں بیان نہیں کرتے۔ وہ تم جیسے پڑھے لکھے لوگوں کو مجھ ایسے بے وقوف لوگوں کے پاس کیوں بھیجتے۔ ان کے طور طریقے ہماری سوچ سے باہر ہیں۔ میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ صرف انسان نہیں ہیں۔ اس تمہید کے بعد شیاما نے اضافہ کرتے ہوئے کہا،

"مجھے اب ایک کہانی یاد آرہی ہے جو میں تمہیں سناتا ہوں۔ میں اس سے ذاتی طور پر واقف ہوں۔ جس طرح ایک بھگت مضبوط ارادے کا مالک اور ثابت قدم ہوتا ہے اسی طرح بابا کا فوری رد عمل بھی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بابا اپنے بھگتوں کو سخت امتحان میں ڈال دیتے ہیں اور پھر انھیں ہدایات سے نوازتے ہیں۔ جیسے ہی ہیماڈ پنت نے ہدایت کا لفظ سنا اسے بجلی کے ایک کوندے کی طرح مسٹر ساٹھے کے "گورو چرتر" کی کہانی یاد آگئی۔ اس نے سوچا ہو سکتا ہے کہ بابا نے اس سے شیاما کے پاس اس لیے بھیجا ہوگا کہ اس کے پریشان دل کو سکون نصیب ہو جائے۔ تاہم اس نے اس خیال کو جھٹکتے ہوئے شیاما کی کہانیاں سننا شروع کیں۔ ان سب سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ بابا اپنے

لڑائیں گے۔ یہ کہہ کر وہ اندر چلا گیا۔ ہیماڈ پنت برآمدے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ برآمدے کی کھڑکی پر اسے مراٹھی زبان کی ایک مشہور کتاب جس کا نام "ناتھ بھاگوت" تھا نظر آئی۔ سنسکرت کی یہ کتاب بھاگوت کے گیارہویں باب پر تفسیر ہے جس کو سوامی ایک ناتھ نے لکھا ہے۔ جوگ اور کاکا صاحب ہر روز شرڈی میں بھگوت گیتا اس کی مراٹھی زبان میں لکھی تفسیر جس کا نام بھاوارتھ دیپکایا گیانیشوری ہے اور ایک ناتھ کی ایک اور بڑی کتاب "بھاوارتھ رامائن کا مطالعہ کرتے تھے۔ جب بھگت آکر بابا سے کوئی سوال کرتے تو بابا اس کا آدھا جواب دے کر ان سے مندرجہ بالا کتابوں کی تلاوت سننے کا مشورہ دیتے جو دھرم کا خزانہ ہیں۔ بھگت جب ان کو سنتے تو انھیں اپنے سوالات کا مکمل جواب مل جاتا۔ ہیماڈ پنت بھی ہر روز ناتھ بھگوت کے کچھ حصے پڑھا کرتا۔ اس دن وہ اس کا مطالعہ نہ کر سکا تھا کیوں کہ اسے ان بھگتوں کے ساتھ جانا پڑا تھا جو دوراکا مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ جب اس نے شاما کی کھڑکی سے کتاب اٹھا کر کھولی تو اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب اس نے دیکھا کہ وہی صفحہ اس کے سامنے ہے جس کو اس نے پوری طرح پڑھے بغیر چھوڑ دیا تھا۔ اس نے سوچا بابا نے بڑا کرم کرتے ہوئے اسے شاما کے گھر بھیجا تھا تاکہ وہ روزانہ کی تلاوت کو مکمل کر سکے۔ چنانچہ اس نے چھوڑے ہوئے صفحات کو پڑھ کر اپنا روزانہ کا معمول پورا کیا۔ جب اس نے یہ کام مکمل کر لیا تو شاما بھی اپنی عبادت مکمل کر کے باہر آ گیا۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان حسبِ ذیل گفتگو ہوئی۔

ہیماڈ نے شاما سے کہا کہ بابا نے اسے اس کے پاس مبلغ 15 روپے بطور دکشنا لینے کے لیے بھیجا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ کچھ وقت تک وہ اس کے پاس بیٹھ کر گپ شپ لڑائے۔ شاما نے حیران ہوتے ہوئے کہا کہ اس کے پاس دینے کے لیے کوئی پیسے نہیں ہیں۔ روپے کے بدلے میں مجھ سے بابا کے لیے پندرہ سلام بطور دکشنا لے جاؤ۔ ہیماڈ پنت

بابا سے دریافت کیا کہ آپ نے شری ساٹھے کو خواب میں کیا بتایا۔ کیا وہ مطالعہ ختم کرے یا جاری رکھے۔ وہ ایک سادہ بھگت ہے اس کی تمنا پوری ہونی چاہیئے اور اسے خواب کا مطلب سمجھانے کے ساتھ ساتھ ساتھ آشیر واد بھی دیا جانا چاہیئے۔ بابا نے جواب دیا کہ وہ ایک ہفتہ اور مطالعہ کرے۔ اگر مطالعہ توجہ سے کیا جائے تو بھگت پاک ہو جائے گا جس سے اس کو فائدہ ہو گا۔ خدا بھی اس سے خوش ہو گا اور اسے دنیاوی جکڑ بندیوں سے رہائی عطا کرے گا۔ اس موقع پر ہماڈ پنت بھی وہاں موجود تھا۔ وہ بابا کی ٹانگوں کو دھو رہا تھا۔ جب اس نے بابا کے الفاظ سنے تو اس کے دل میں خیال آیا کہ ساٹھے نے صرف ایک ہفتے اس کا مطالعہ کیا اور اسے انعام مل گیا جب کہ وہ گذشتہ چالیس سال سے اسے پڑھ رہا ہے اور اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ اس کا سات دن کا یہاں قیام پھل لے آیا جب کہ اس کے سات سال کا قیام اکارت گیا چاتک پرندے کی طرح میں ہمیشہ سے رحم کے بادل کا منتظر ہوں کہ وہ مجھ پر اپنا امرت برسائے اور مجھے اپنی تعلیمات کے آشیر واد سے نوازے۔ جیسے ہی اس کے دل میں یہ خیال گذرا تو بابا کو فوراً پتا چل گیا۔ بابا اپنے بھگتوں کے خیالات سے فوراً آگاہ ہو جاتے تھے اور وہ اچھے خیالات کی حوصلہ افزائی کرتے جب کہ برے خیالات کی سرکوبی۔ ہماڈ پنت کے خیالات کو پڑھتے ہی بابا نے اس سے کہا کہ وہ شاما (مادھو راؤ دیش پانڈے) کے پاس جا کر اس سے دکشنا کے طور پر پندرہ روپے حاصل کرے اور کچھ وقت کے لیے اس کے پاس بیٹھ کر گپ شپ کر کے لوٹ آئے۔ بابا کے دل میں رحم پیدا ہو گیا تھا اس لیے انھوں نے یہ حکم دیا تھا۔

ہیماڈ پنت فوراً وہاں سے اٹھ کر شاما کے گھر چلا گیا۔ اس نے اسی وقت اشنان کیا تھا اور وہ دھوتی پہن رہا تھا۔ اس نے باہر آکر ہیماڈ پنت سے پوچھا "کیا بات ہے ایسا معلوم ہوتا ہے تم دوارکا مسجد سے آئے ہو۔ تم اتنے پریشان اور مایوس کیوں ہو۔ تم اکیلے کیوں ہو؟ تھوڑا آرام کرو تب تک میں پوجا کر آتا ہوں۔ تب تک تم پان لو پھر ہم بیٹھ کر گپ

مشکلات کا سامنا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت مایوس اور بد دل ہو چکا تھا۔ اسی پریشانی کے دور میں اس نے گھر چھوڑ کر کہیں دور چلے جانے کی بات سوچی۔ آدمی اکثر آسانی سے خدا کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا وہ اس کے سامنے اسی وقت سر بہ سجود ہوتا ہے جب اسے مشکلیں گھیر لیتی ہیں۔ اگر اس کے شیطانی اعمال ختم ہو گئے ہوں تو خدا اس کی ملاقات کسی ولی یا سادھو سنت سے کراتا ہے جو اسے صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ شری ساٹھے کو بھی ایسا ہی تجربہ ہوا۔ اس کے دوستوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ شرڈی چلا جائے جہاں لوگ سائی بابا کے درشن کر کے من کی شانتی اور خواہشات کی تکمیل کے لیے ہجوم در ہجوم جا رہے تھے۔ اسے یہ مشورہ پسند آیا اور 1917ء میں شرڈی چلا آیا۔ بابا کا جلوہ دیکھ کر جو دائمی روشن صاف اور پاک تھا اس کے من کی پریشانی جاتی رہی اور وہ پرسکون حالت میں چلا آیا۔ اس نے سوچا کہ یہ اس کے پچھلے جنموں میں کیے اچھے کاموں کا پھل تھا کہ جن کی وجہ سے وہ بابا کے پاک اور مقدس قدموں تک پہنچا تھا۔ وہ ایک مضبوط ارادے کا انسان تھا۔ اس لیے اس نے فوراً ہی "گورو چرتر" کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ سات دن کے بعد جب مطالعہ مکمل ہوا تو بابا ایک رات اس کے خواب میں آئے۔ صورتِ حال یہ تھی۔ بابا "گروچرتر" ہاتھ میں لے کر اس کے مندرجات کی وضاحت کر رہے تھے اور وہ ان کے سامنے بیٹھ کر بڑے غور سے اسے سن رہا تھا۔ جب وہ جاگا تو اسے خواب یاد تھا جس سے وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ بابا کی مہربانی ہے کہ جو اس جیسی سوتی ہوئی روحوں کو جگاتا ہے اور جہالت کے اندھیروں سے انھیں باہر نکالتا ہے اور انھیں "گورو چرتر" کے امرت کو چکھنے کی سعادت بخشتا ہے۔ دوسرے دن اس نے کاکا صاحب دکشت کو اپنے خواب کے بارے میں بتایا اور اس سے درخواست کی کہ وہ اس کے مطلب کے بارے میں بابا سے مشورہ کرے کہ آیا ایک ہفتے کا مطالعہ کافی تھا کہ وہ اسے پھر پڑھنا شروع کرے۔ کاکا صاحبِ دکشت نے مناسب موقع دیکھ کر

چاہیے تاکہ ان سے سب مستفید ہو سکیں۔ اس اصول کو نہ صرف ان تعلیمات پر لاگو کرنا چاہیے جو وہ ہمیں ہماری بیداری کی حالت میں دیتا ہے بلکہ ان پر بھی جو خوابوں کے ذریعے ہم تک پہنچتی ہیں۔ مثال کے طور پر جس طرح بدھ کو شک رشی نے اپنے خوابوں میں دیکھی ہوئی "رام رکشا ستوتر" نامی کتاب کو شائع کیا۔

سائی بابا اپنے مریدوں کو روحانی اپدیش اسی طریقے سے دیتے تھے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو صحت مند بنانے کے لیے کڑوی دوائی اس کے گلے سے نیچے اتارتی ہے۔ ان کا اپدیش دینے کا طریقہ کوئی پوشیدہ راز کی طرح نہیں تھا۔ بلکہ بالکل کھلا ہوا تھا۔ جو مرید ان کی نصیحت یا ہدایت پر عمل کرتے وہ اپنا مقصد حاصل کر لیتے تھے۔ اے ست گورو سائی بابا ہماری روحانی آنکھیں کھول کر ہمیں ذات کے الوہی حسن کا جلوہ دکھاؤ اور ہماری دیرینہ خواہشات کو پورا کرو۔ جب یہ ہوتا ہے تو مادی اشیا سے متعلق ہماری خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور وویک (امتیاز) اور ویراگ کے دو پھل ہمارے ہاتھ آجاتے ہیں اور سوتے ہوئے بھی علم کی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ یہ سب کچھ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم ست گورو سے تعلق استوار کرتے ہیں اور ان کی خدمت کر کے ان کی محبت حاصل کرتے ہیں۔ وہ مالک جو سب کی تمنائیں پوری کرتا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے اور ہماری مشکلیں آسان کر کے ہمیں خوشی عطا کرتا ہے۔ یہ ساری ترقی ست گورو جو سب کا مالک سمجھا جاتا ہے کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ ست گورو کے پیچھے لگے رہنا چاہیے اس کی کہانیاں سننی چاہیں اور اس کے قدموں پر گر کر اس کی خدمت کرنا چاہیے۔ اب ہم اپنی متذکرہ کہانی کی طرف آتے ہیں۔

شری ساٹھے جس کو بہت سال پہلے کروفورڈ (Crowford) کے دورِ حکومت میں کافی شہرت حاصل ہوئی تھی اس وقت بمبئی کو گورنر تھا۔ ساٹھے کو کاروبار میں بہت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اسی طرح دوسرے مخالف حالات کی وجہ سے بھی اسے بہت سی

بارہواں باب

سائی باباشوخ حشم اور مبالغہ آمیز

ہیماڈ پنت کو بابا نے کس طرح منظور اور آسودہ کیا

پچھلے دو ابواب میں ہم نے بتایا کہ کس طرح ایک امیر آدمی جلد از جلد برہم[1] گیان حاصل کرنا چاہتا تھا اور بابا نے اس کے ساتھ کس طرح برتاؤ کیا۔ ان دو ابواب میں ہم بتائیں گے کہ کس طرح بابا نے ہیماڈپنت پر مہر کر کے اسے آشیر واد دیا اور اچھے خیالات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مطمئن کیا اور اسے خود کو بہتر بنانے اور محنت کے صلے کے سلسلے میں اپنی تعلیمات سے بھی نوازا۔

ابتدائیہ

یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ ست گورو سب سے پہلے اپنے بھگتوں کی قابلیت دیکھتا ہے اور پھر بغیر انھیں پریشان کیے اپنی مناسب ہدایات یا تعلیمات سے نوازتا ہے اور اپنی ذات تک رسائی حاصل کرنے میں ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ست گورو جو بھی تعلیم دیتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں بتائی جانی چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ان کی تعلیمات کو عام کر دیا جاتا ہے تو وہ بے کار ہو جاتی ہیں۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ ست گورو مون سون کے بادل کی طرح ہوتا ہے جو اپنی امرت بھری پھہاریں کھل کر برساتا ہے۔ ہمیں ان سے لطف اندوز ہوتے ہوئے انھیں جی بھر کر اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے اور پھر انھیں بغیر کسی شرط کے دوسروں تک پہنچانا

---

(1) برہم Brahm